

کہا کہ اسے خجستہ ان دو تین ضعیف جانوروں نے ہمت باندھی اور ایسے انتخی کو ہلاک کیا اور اپنا پدل لیا تو
کیوں ہضہری ہضہری آئیں بھرتی ہے ہم بھی دونوں شخص ہمت باندھیں گے تو کیا دخل ہے فونکام نہ ہو
ترنے اپنی سُنا ہمت کارہا دار و جوڑ معمون ہے گاسو باوجایاں بی خوش ہواب جا اور اُس سے مل خجستہ نے
یہ سنتے ہی جاہا کہ جائے اور اُسے گھنے لگاف کر اتنے میں لوچھی اور رُغْنے بانگ وی جانا اُسکا اُس
روز بھی موقوف رہا یہ فرد زبان پر لامی اور بے اختیار رہ کر علائی فرح
اس سحر کی دلا عدادت سے شام ہوتے نظر نہیں آتی۔

پندرہواں دشادشیں کا رُغم کی شہزادی عاش ہناؤ اُس سے پنکھ میں لکرشادی کرنا

جب سمع چھپا اور جاندہ نکلا تب خجستہ اُنکھیں سرخ زنگ زرد ہونٹ مانیلے پر لیاں چاک گیاں آہ سروکپڑے
میلے سو گواروں کی صورت بنائے ہوئے طوٹ کے پاس رخصت لینے لئے اور کہنے لگی اسے طوٹ میں
نے اکثر بزرگوں کی زبانی سُنا ہے کہ ایک شخص نے کسی دال میں جاکر لوچھا کر عشق کیا چھری ہے تب اس
نے کہا کہ عشق کو ملک الموت کہتے ہیں اور جاننے والے اُس کو آفت ناگہانی سمجھتے ہیں ۵
عشق جس کے تینیں ستاتا ہے اور یہ چارا جہاں سے جاتا ہے اور یہ ابھی احوال اس کلم بخت نے
یہاں تک پہنچا یا ہے کہ جی ہی جانتا ہے اب یہ دل میں آتا ہے کہ اس کو موقوف کروں اور عہر کر کے
بھیشور ہوں مثل مشہور ہے کہ بھٹ پڑے وہ سو ناک جس سے لٹے کان، طوطا کہنے لگا کہ اسے خجستہ
کہنے سے اور کرنے سے بڑا فرق ہے یہ کیا کہتی ہے عاشق کو صہبہ سے کیا النسبت اور بیمار کو آہ د
زاری سے کب فرست فرست جسے عشق کا تیر کاری لگئے، اُسے زندگی جگہ میں بھاری لگے اگر عاشق و
معشووق رہتا تو کوئی کسی پر من مرتا اور وہ بھی بادشاہزادی اپنابیاہ نہ کریں کس واسطے کہ وہ ایک دلت
لئک مرد مکے نام سے بیزار تھی۔ آخر بے شوہر نہ رہ سکی اور خصم از میٹھی خجستہ نے پوچھا کہ اُس کی داتاں
کیوں کر رہے بیان کر:—

حکایت طوطا کہنے لگا کہ کسی وقت میں چین کا بادشاہ نہایت غمہ تھا اور ایک وزیر بھی عقلمند رکتا
تھا اتنا قاؤدہ ایک دن پتے محل میں بے خبر سوتا تھا تھا میں اُسکے وزیر کو کچھ بھی کاریمکت میں صلحت
کرنی ضرور تھی۔ کہ آنکھ اُس نے بادشاہ کو بیدار کیا اور وہ چونکتے ہیں کچھ میں پکڑا اُس کے بیچھے پڑا اور
وہ اُس کے ائے سے بھاگ گئی گھر میں جا کر چھپ رہا۔ تب بادشاہ طیش میں بھرا ہوا اپنے
تخت پر جا بیٹھا اور موچھوں پر تاؤ دینے لگا اور ہانجھا انور مارتا تھا اور جام سکھے کا پھاڑتا تھا

یے اختیار ہو ہو کر غل مجاہدنا ارکان دولت نے عرقی کی جہان پناہ آپ کو کیا ہوا ہے ان خاتمدادوں کو کچھ معلوم نہیں ہوتا اور وزیر نے اسی کیا تقصیہ کی ہے کہ جس کے واسطے قبلہ عالم نے اتنی تکلیف کھینچی کچھ ارشاد و ہدایہ کہ ہم بھی اُس بے ادبی سے باز رہیں اور نکل جلالی پر کمر بانہیں تب بادشاہ نے ان پر رسم کہما یا اور یہ فرمایا کہ بھائی میں ابھی سوتے سوتے کیا خواب دیکھنا ہوں کہ میں کسی بادشاہت میں گیا ہوں اور دہل کی شہزادی سے اختلاط کرتا ہوں وہ کبھی میرے ہاتھ کی بلاجیں لیتی ہے اور کبھی میں اپنے پاؤں پر سر رکھتا تھا اور جہا ہتا تھا کہ حظ دنیا وی اعلاءوں اتنے میں اُس وزیر کی محنت نے مجھے اگر خدا مخواہ جگادیا اور زندگی سے بے مزہ کیا اس بات کو سُنکر انہوں نے عرض کی کہ ضدا و نہ شہزادی کسی پر اُنلی ہے تب بادشاہ نے ایک آہنی پی اور یہ قطعہ پر اقتضد

تعلق سے چھڑا دے شلوار دے ماہلی اب مجھے آزاد کر دے مایہرے شیریں ہن کو کچھ نہ پوچھو، جسے چلتے ہے اُسے فرماد کر فرمائیا اُن وزیر دل میں ایک بزر جو کہ اس صورتی غوب جانتا تھا۔ اُن نے بوجب فرمائیں بادشاہ کے اُس شہزادی کے شکل کمیو افتی صورتی کھینچی اور آپ ایک لندگاہ میں جا بیٹھا اور جو کوئی ادھر ادھر سے سافر و دراز کے راستے سے آتا تھا تو یہ اس سے یہی پوچھتا تھا کہ تو نے اس صورت کی ہوت کہیں دیکھی ہے تو مجھے فرشتے یا سُنی ہو تو کہہ دے۔ پر کوئی شخص اُس کا جواب نہ دیتا تھا اتفاقاً بعد ایک دن کسی طرف سے ایک سیاح دہلی آنکھلا اور اُس کے پاس بیٹھ کر کچھ ناشناخت نے لگا جب اُس وزیر نے اُسے وہ تقویٰ و دکھلانی اور یہ بات کہی کہ اے سیل عجج کہہ کہ تو نے کہیں اس شکل کی زندگی دیکھی ہے تب اس درویش نے کہا بابا اس سے میں خوب دافق ہوں یہ روم کی شہزادی ہے باوجود اس حسن کے آجتنک اُس نے کسی شوہر کو نہیں کیا بلکہ مرد کے نام سے خناہوتی ہے تب اس وزیر نے پوچھا کہ وہ کس ولیعہ خانہ داری نہیں کرتی تب اس نے کہا میں اس بات کو غوب جانتا ہوں وہ یہ سبب ہے کہ کسی وفات وہ شاہزادی بارہہ سی میں بیٹھی ہوئی ایک باغ کی سیر کرتی تھی اور اُس باغ میں ایک طاؤس کے بوڑتے نے کسی درخت پر اندٹے دئے تھے اور اس پیسیں ملے ہوئے اُن انڈوں کو سے رہے تھے۔ اتنے میں اُس گھنٹے میں آگ لگی بہانٹک کہ تمام درخت دگل جل گئے۔ اس طاؤس کو آگ کی برداشت نہ رہی تب ناچار ہادہ کو چھوڑ کر آپ اُس اشیانے سے پرواز کر گیا اور اُسکی سورنی نے ہر چند کہاںے میں اس وقت مجھے اس آفت میں نہ چھوڑاگر تو یہی الفت سے نہیں ہتا تو ان انڈوں پر بھی رحم نہیں کرتا اس نے ہرگز اس کا کہنا نہ مانا اور دہل سے اڑا ہی گیا سورنی مارے محبت کے اُن انڈوں پر

قصویر شاہزادی روم داع غیر فضاد و حور اطلاع کا اک درخت پر نہ سینا



سے نہ مطلع اور دوں جل کر راکھو ہو گئی شاہزادی نے جس روز سے یہ بیویانی نر کی دیجی ہے اسدن سے اعمالِ مرد سے نفرت کرتی ہے لہر مرد کا نام بھی نہیں لیتی وزیر اس بات کے سنتے ہی تہایت خوش ہوا اور جاکر اپنے بادشاہ سے عرض کرنے لگا کہ جہاں بنیا نے جس شہزادی کو خواب میں دیکھا تھا اور دوں اسکی تصویر کاغذ پر کھینچ کر بر سر را بیٹھو رہا تھا جو کوئی اور ہر سے گزرا تھا میں اسے یہ تصویر دکھانا تھا۔ اور اسکا نشان پوچھتا تھا اسے آج ایک فقیر میلخ ہے میں سے آیا میں لے یہ تصویر اسے دکھانی اس نے دیکھتے ہی کہا کہ یہ تصویر شاہزادی روم کی نے بادشاہ اس مردہ سے بہت خوش ہوا اور لہنے لگا کے وزیر آن ہی کسی آدمی کو شہر روم میں بھجو اکہ وہ اس ملک کی جواب نگاری کرے۔ وزیر نے جناب بادشاہ میں عرض کی الگ حکم ہو تو میں جاؤں اور تصویر فائدہ کی اسے دکھلاؤں۔ جس صورت سے آپ اسکی صورت خواب میں دیکھکر عافیت ہوئے ہیں دہ بھی اسی طرح ظاہرا آپ کی تصویر دیکھکر آشفتہ ہو آخراً روز یہ حضور سے رخصت ہی اور اس ملک میں بینچا اور اپنے تینی معموروں میں شہر کیا یہ خبر اس ملک کو ہمچی کہ ایک صورت تھا اسے شہر میں لاثانی آیا ہے کہ نہ ایسا دیکھا ہے زستیاب شہزادی نے کہا کہ اسکو ہم اسے پاس لے آؤ گر وہ ہم کے محل میں کچھ نقشِ ذکھار کرے اور جنی تصویریں اسکا جی چاہے ہے وہی کھنچنے عاصل کلام وزیر اسکے محل میں گئی اور اپنے بادشاہ کی تصویر میں فکار کا وہ اسکے محل میں بینچی شہزادی نے جو نقشِ ذکھار

اور تعمیریات کو دیکھا تو متوجہ ہو کر کہنے لگی یہ تصویر کس کی ہے اور یہ کس کی بجائے ہے اس نے عرف کی کہ لے باشدہزادی یہ تصویر چین کے بادشاہ کی ہے لوریہ شکارگاہ اُس کے رہنے کے مشاہدے ہے اور یہ جائز اور یہ ہرن اور پچھے ہرن کے انہیں چلنڈل کی ہدایت رکھتے ہیں۔ ایک دن بادشاہ اپنے بالاخان پر سبھیا ہوا صحرائی سبیر کرمان خان اتنے میں ایک طرف سے الیاسیہ لاب آیا کہ لبس اتفاقاً ایک جڑا ہرن کا پانچھوں کو لئے کسی درخت کے نیچے سبھیا تھا سیل کو دیکھتے ہی ہرن کی دہشت سے بچوں سمیت ہرن کو چھوڑ بے در دوں کی طرح بھالی ہرن نے اُسے ہر جذبہ پکارا اسے ہر قبیلے دفانی کا وادت ہنیں ایک دم کھھر رکھے مت چھوڑ اور ان بچوں پر حرم کران سے منہ نہ سوڑا اس نے یہ بات ہرن کی ترسنی اور کیا جائیں آپ کہاں گئی۔ اور وہ ہرن ماسے الفت کے اپنے بچوں سے جُدناز ہوا آخر اسی سیل میں بچوں سمیت ڈوب گیا اسے ملکہ جس روز سے بادشاہ نے یہ موتی مادہ کی دیکھی ہے اُسی دن سے اپنی شادی نہیں کرتا۔ بلکہ عورت کے نام سے سوسوکوں بھاگتا ہے ملکہ نے جو یہ بات سنی تو قصہ فخرور کا لپنے ہی مطالبی جانا اور کہا کہ اے مقصود احوال میرا اور اس کا یحصال ہے کیونکہ میں نے مور کو بیرحم دیکھا اس داسطہ مرد سے ہاتھ اٹھایا اس نے ہر فی کو بیدر سمجھ عورت سے کنارہ کیا اگر نہماری شادی اُس کے ساتھ مولو کیا عجب ہو آخر کار درہرے دن شاہزادی بنے اپنا وکیل اُس کے پاس پہنچا اور اپنا نکاح کرنے پر راضی ہوئی طریقے نے جب یہ کہانی تمام کی جستہ سے کہا لے بی بی تو کہتی ہے کہ میں اُس سے دوستی ترک کر دیں گے۔ یہ بات کسی سے ہو سکتی تو وہ ملکہ اپنی شادی چین کے بادشاہ سے ذکر تی خیر اُس سخن سے ہاتھ اٹھایے اور اپنے معشوق سے صحبت ہیش گرم پہنچے جستہ نے یہ سنتے ہی چاہا کہ اپنے تین اُس کے چانپ نوارے اور اُسے گلے لگافے اتنے میں گزر جا اور مرغ بولا۔ جانا اُس کا اُس بوز بھی موقوف رہا تب یہ بہت بڑی اور بے تماشا روانے لگی۔ کاش کے رات جی تکل جاتا، اور اس سحر کو خدا دوکھلاتا ہے۔

لن سیل پتہ دستی گدے ہے اور بارہ سنگے کی اور گفتار میونا دنوں کا باعث کے ہاتھ سے پھٹیلستہ داستا

جب سورج چھپا اور چاند نکلا جوتے نے پتلی کمر بازو اپھر اُس نے زمبابے قدو قامت سرو کاسا۔ گول سُرین چمٹتی رائین سنہری ساقیں بلوریں اشیائیں میں آئی ہوئی حسن قدو فامت آفت کا کھدا تمام قیامت کیے جس کو جھیک کر سلام، طوٹے کے پاس رخصت لینے کو آئی اور کہنے لگی۔ اے

ٹوٹے میں نے بارہ صاحب ہربوں کی زبان سے سنا ہے کہ عبد العزیز نام ایک بادشاہ نہ شب کو سوتا تھا انہ دن کو آرام کرتا تھا کسی شخص نے پوچھا کہ جہاں پناہ کیا سبب ہے کہ نہ شب کو سوتے ہوئے دن کو آرام کرتے ہو اُس نے کہا اے عزیز اگر شب کو سوؤں تو عبادت خدا نہ ہو سکے اور گلر دن کو آرام کروں تو رعیت تباہ ہو جائے اس واسطے میں نے سونا شب دروز کا اپنے اور پر حرام کیا ہے ہی مال میرا ہوا ہے اور اسی اندیشہ میں پڑی رہتی ہوں اگر یار کے پاس جاؤں تو خداوند سے ہاتھا ٹھاوا کروں اور آگر خداوند کے ٹھہر ہنوں تو یار کی بدو بیٹی سے بازاً آؤں ان سے بہتر ہی ہے کو ان دونوں سے کنارہ کروں اور آبردا درعصمت سے ایک گوشے میں بیٹھو ہوں ہے درجی چھوٹے سے یک رنگ ہو جاہاں لسر سوم ہڈیاں سنگ ہو جا، یہ سنتے ہی طوطا ایک قبقدار کر ہنسنا اور کئے لگا کے جمعہ جو مت ڈبوونڈیتی ہے کیا خوب ہر ایک چیز کا ایک وقت ہے اُن بی شل میثہور ہے جب لال لگنگ قب لاچ ہماں سے سواد ائمہ عاضق کیا پاس آبرو کا انتہا ہے اسے لعلے جب دل دیا تو پھر کیا اے اے بی بی اب کیا سوچی ہے خیر تیرا کلام بھی اس دراز گوش کی طرح ہوا کہ پھل گانھا اور آپ پکڑا گیا جنمت نے پوچھا اسکی نقل کیونکر ہے بیا کو، حکایت طوطا کیتھے لگا کہر ہے والوں نے یوں کہلے کہ کسی وقت میں ایک لگدہ ایسی بارہ سنگے سے دوستی رکھتا تھا اور وہ دونوں ایک ہی بھگل ہیں چاکر تھے۔ القافاً ایسی رات دونوں لر بھار کے سو ستم میں کسی باغ میں چرسنے لئے جب پیٹ پھر حکما تب گدہ بارہ سنگے سے کہنے لگا اے بھائی اب جی ہماہ تباہ ہے کہ دل کھول کر گایئے اور خوشی کیجئے کیونکہ یاد بھار سے مغز معطر ہو رہا ہے اور بجا کے سرد نے دل کو سرو بخشارا ہے یہ سنکر گوزن کہنے لگا کیا خوب یہ وہی بات ہے کہ گدھے کو خشکہ بھانی اپنی فکر کر اور آگر کچھ کہتا ہے تو اپنے بالاں اور دہوپی کے باندھنے کا کہہ یہ کیا بلت ہے۔ یقین جان کر کوئی آواز یہی آواز سے بذریں نہیں۔ گدھے کو گانے سے کیا کام اس باغ میں ہم تم خود یہی سے آئے ہیں اگر تو اس وقت لمبار گائے گا تو با غبان چونک اُس نے گا اور کتنے لوگوں کو بھی پکارے گا تو پھر تو آپ سمجھی باندھا چادیگا اور مجھے بھی تھخواو لیگا۔ یہ بھی دیسا ہی فتحہ ہے کہ جیسا ان چوروں نے نادافی سے مدد مہا عطا یا اور پڑپڑے گئے ہے۔

نقل سنا ہے کہ کسی شب کو کئی چورا ہم ہو کر ایک دل مند کے ٹھہر چوری کرنے لئے اُس کے مکان دلچسپ میں ایک قرابہ شراب سے بھرا ہوا پالے اپنے سببیں کہنے لگے اب جو موگی سمو بمالفعہ اس جگہ شراب پر بھجئے تاکہ چوری کیا و دقت بھی قریب پہنچے لہجہ اسکے اسبابہ نوافق اپنی بار بداری کے چڑائے لہو گھر جا کر اس اسباب دزدی کو غنیمت سمجھئے یہ بات لکھہر اک آدھی رات تک

سیخواری کیا کئے اور خوش خوش بوبی نشہ میں آگر غوغما کرنے لگے اور اس باب چلنے لئے عرض عالم نہیں جو ری کچھ کرتے تھے اور کچھ باندھتے تھے۔ اتنے بی صاحب خانہ پونکھا اور اپنے لوگوں کو جمع کر کے ان سمجھوں کو باندھ لہا پرستکر سبیر دہاز گوش نے کہا استغفار اشد تو کیا جاتا ہے میں شہر کا رہنے والا ہمکا گھانے پر مرتا ہوں اور تو بیچارہ جنگلی اس منے سے کیا واقف ہو کچھ ہو میں گفت گاؤں کا مجھے سننے سے کیا فایدہ ہو گا باوجود اس حکایت سننے کے گدھے ہے اُس کا کہنا نہ مانا اور منہ آسمان کی طرف پس اکر لمار بے تال گھانے لگا اتنے میں باخباں پونکھا اور کئی شخصوں کو بلدا کر اُن دونوں کو چھینا کیا۔ طوطہ نے یہ کہانی تمام کی اور کہا اے کہ بالذوق کوئی وقت کے بھروسی کام نہیں کرنا سو لنھوڑی گدھے اور دہاز گوئی کی اور گدھے کا آسمان کی طرف منہ اخھار لالپا اور باخباں کا چوکنا اور اُن دونوں کو چھینا کرنا



بھی دیکھتا ہے۔ جی بی لازم ہے کہ ہر کوئی ہر ایک وقت کو دریافت کرتا رہے بہتر ہی ہے کہ اب جا اور اپنے اس نا امید کی امید بر لاجستہ نے یہ سنتے ہی چاہا کہ اپنے تینیں اُس نے پاس پہنچا دے اتنے میں صبح ہوئی اور صرع نے بانگ دی۔ جو جناؤں کا اُس روز بھی موقوف رہا تب اُس نے یہ بیت پڑھی اور روئے لگی فرم اس مر جمیں سے بیرے مجھے کیوں بعد آکیا اماں

سبع کینہ و پیشتم تو نے کیا کیا :-

سیمینیسو داتان عاشق ہوا کیا بنا شہزادہ کا شاہ روم کی لڑکی پر اور حکم قتل و نیا اُسکی لڑکی کو

جب آفتاب چھپا اور مہتاب نکلا جست یا اس سے بھری ہوئی رخصت لینے طوٹے کے پاس گئی اور کہنے لگی اسے طوٹے میں ہر ایک شب تیرے پاس آتی ہوں اور احوال اپنی بیقراری کا سُننا تی ہوں ۔ پر کچھ نمک کا حق ادا نہیں کرتا اور مجھے ٹھنڈے ہے جی سے رخصت نہیں کرنا لے و اسے غلبہ سر پا ہی کہتی ہوں جناب حق میں ڈرتے ڈرتے مدت گذری دعا یں کرتے کرتے، قدرت ہے اُسی کو یہ کہ مجھے سا محروم ہامنہ یار کا بیکھو یوسے مرتے مرتے اور اس قدر نمک بیرے دل لیش پر مت چھڑک اور اتنا مجھے ستائی ہوئی کوہتا ۔ لازم ہے کہ اب رخصت فے طو علکہنے لگا کہ جختہ آج کی شب جس طرح سے بہت اُس طرح سے جا ادراپنے معشوق کو گلے لگا ابیات جہاں کے پوہیں ایں سمجھی کاروبارا اولے حاصل عمر ہے وصل یار اشتب ورزی بیل کے باہم شراب امہ و فہر کورشک کر کر کتاب اگر سوائے بیرے اس احوال سے اور کوئی آگاہ ہو تو تو بھی ایسی ہی تندیر گزنا ۔ جیسے روم کی شہزادی نے ساتھ اُس پاکدا منی کے کی تھی لکد بالونے پوچھا کہ اسکی حکایت کیونکر ہے ۔

حکایت طوٹا کہنے لگا ایک بادشاہ روم کی بادشاہی ایک لڑکی خوبصورت رکھتا ہے فرم عجب طرح کافروں ہے جانقرا ماکہ مہ رود وجس کے ہوتھا رہا، اگر وہ لبی بیٹی جناب عالم پناہ کو بیاہ نے تو کیا نوب ہو۔ بادشاہ نے وزیر کے اسی سخن کو سُنکر نہایت پسند کیا اور ایک لپچی کے ہاتھ میں سوفات اُس لڑکی کی طلب کا پیغام روم کے بادشاہ کو بھیجا جس وقت اُس نامہ برلنے یہ پیغام پہنچا یا اور اُس بادشاہ سے جاکر کہا اُسی وقت وہ لپچی پر خفا ہوا اور کہنے لگا کہ لے نامہ بر تیرے بادشاہ نے مجھ کو کیا سمجھا جو اس ذصب کا پیغام بھیجا اُڑتیں اپنی بات پر آتا ہوں تو اُس کی سلطنت خاک میں ملاتا ہوں تھے کیا ہوں دور پہ سامنے سے بہتر ہی کہ پھر ادھر منہ نہ کرنا خبردار خبر اسی میں ہے ۔ وہ بیچارہ اُسکی خنگی سے تھرا گیا اور دہل سے ناؤں بھر احسن اُسے دیکھے غصہ ہیں یہ ڈر گیا اس کے تو بھیتے ہی جی مگیا ۔ اُسی طرح پچھلے پاؤں بھاگ کر اپنے بادشاہ کے پاس آیا اور دہل کی واردات بیان کرنے لگا ریبات بادشاہ کو نہایت ناگوار صدم ہوئی اُسی گھر طی ایک فوج قہارہ پنے ہمراہ لیکر چڑھ گیا اور اُس کے ملک کو ایک آن میں تاخت و تماش گیا ۔

تصویر اس جگہ کی کہ بادشاہ روم اپنی لڑکی اُس سے بیاہ ہی اور ستم ارمنی مصحف ہدایہ ہے



جب وہ تنگ آیا ناچار اپنی لڑکی اور اُس لڑکی کو خاوند کے ساتھ رخصت کیا اعرض دہ بادشاہ اُس شہزادی کو لیکر اپنے شہر گیا اور اُس سے عیش و عشرت کرنے لگا بعد کئی دنوں کے شہزادی اپنے بیٹی کی جدائی سے کہ پہنچے ہونے سے ایک لڑکا رکھتی تھی اور اُس کو ناتا پاس چھوڑ آئی تھی۔ بن دیکھے اُس کے بیقرار ہوئی اور رونے لگی اور بہت غم کرنے لگی۔ آخر یہ بات اپنے جو میں محظہ افی کہ کسی بہانے سے اس کو اپنے پاس لےوا بیٹے اسی خیال میں رہتی تھی کہ اتنے میں بادشاہ نے اُسے ایک ڈبجو اہم کام نہیں قیمت بھرا ہوا دیا۔ تب اُس نے تجویز کی کہ اب اس بہانے سے بادشاہ کے رعد بر دذکر کے لٹکے کو بلوائیئے تب بادشاہ سے کہنے لگی کہ آپ نے ستا ہو گا کہ میرے باب کے پاس ایک ایسا غلام عقلمند ہے۔ دنا جواہر شناس کو تعریف سے باہر ہے وہ عجیب وہنڑا ہر کاغذ جانتا ہے اگر وہ اس دفت میاں ہوتا تو اس جعلہ کو دریافت کرنا اور اچھا بھاہچان دینا بادشاہ نے کہا کہ اگر اُس غلام کو تیرے ہاپے مانگوں تو وہ مجھے دے یا نہ دے کہا بابعاجن لے اسکو

پہنچنے سے فرزند کی طرح پرورش کیا ہے اگر تم کو اس کی نمائی ہے اور اسے بلوانا منظوم ہے تو ایک سو گاریں
 اپنی طرف سے بھیجوں اور کچھ اپنی نشانی دوں اور بہتری کا امید وار اُس لڑکے کو کو دل تو اس سب سے
 شاید جہاں پناہ اُسے بھیج دیں اور وہ بھی خوشی سے آئے چنانچہ بادشاہ نے اُسکے کہنے کے بوجب ایک
 سو گارنہایت مالدار کو واسطے نیجارت کے روم کی طرف بھیجا جس قوت و تاجر بادشاہ سے بوجب فرانس
 کے مال و اسباب واسطے سو گاری کے لیکر ملا اُس قوت شہزادی نے بادشاہ سے چھپ کر کھا اسے دوکار
 وہ لڑکا فلام نہیں ہے سیرا میل ہے ایک خدمیرا اُسے دیکھیا اور بادشاہ روم سے سیرا بیجام کہیو کہ
 میں لڑکے کی جدائی سے نہایت غم میں ہوں بہانے سے فلام کے اُس کو بھیج دے جب تیرے سا تھا تو
 بخوبی لے آئیو گری پر دن کھلیو آخ کار وہ سو گاری کیا اور کتنے دن کے بعد اُس لڑکے کو لے آیا اور
 اُس بادشاہ کے والے کیا۔ بادشاہ نے جو اُس لڑکے کو خوبصورت اور ہنرمند پایا تو نہایت خوش ہوا
 اور اُس تاج کو ایک قلعت فارخہ بخش اور اُس فلام کو اپنے پاس رکھا اور مال اُسکی اُسے زدی سے
 دیکھ لیتی اور اُس کے سلام پیام سے اپنا بھی خوش کرتی تعاقاً ایک دن بادشاہ نیکار کھینچ لے گیا اور شہزاد
 نے فرمت پاکر اُس لڑکے کو محل میں بلوکار لپٹنے لگا یا اور اُس کا سر اور منہ پھرا اور گزشتہ جبدانی
 تصویر سو گارنہایت کا شہزادی کے لڑکے کو روم سے لاکر بادشاہ کے حوالہ کرتا



کاغذ اپنا اُس سے نہایہ بہر بار دل تے اسی طریقی بادشاہ کو ہبھائی - لہ آج شہزادی نے جہاں
 پناہ کے پچھے اُس فلام کو محل میں طلب کیا اور اپنے باہر بھیڈا یہ بہر دھشت اثر سننے ہی بادشاہ

نہایت اپنے جی میں آزدہ ہوئوا اور کہنے لگا ایسی عورت سے ذریعے کہ ویدے پر دلپوار بناتی ہے۔ کمر کے اپنے یار کو دم سے بلا یا ہے۔ اللہ رے کلیچ بھر آپ جلد شکارگاہ سے محل میں داخل ہوئا اور ایک کسی جواہر نگار یہ متذکر ہو کر بیٹھ رہا اس حالت میں شہزادی نے جو باادشاہ کو دیکھا تو اپنے فہم سے دریافت کیا اور کہا کہ آج مزاج نبمارک پر طال معلوم ہوتا ہے یہ کیا بدیب ہے تب باادشاہ نے کہا کہیا خوب تم اپنے معشوق کو روم سے بلوا کر ہم پستہ ہو اور مجھ سے بے دفاعی کرو یہ کہا شومنی اور بے شرمی ہے چاہتا تھا کہ اُسے ہلاک کرے پر عاشقِ معشوق کو کب سارے کھرا پسے جی میں کہنے لگا کہ بنی بی کے بد لے غلام کو مارتے یہ کھیرا کر ایک جلد کو اشارہ کیا اور کہا کہ اسی گھر وہی اس کے سر کو ملدا آریہ سنتے ہی اُس لڑکے کو جلد اسے پکڑا اور قتل گاہ میں بھلاک لو چھا کر اسے اجنبی گرفتہ تو ہانتا تھا کہ باادشاہ کی بیکم ہے اس سے دوستی کروں گا تو کیونکہ جوں گا اور تیرا قدام کیونکہ بڑھا جو تو محل باادشاہ میں گیا اُس نے کہا تو ایسی بات نہ کہہ دہ میری اسکی ماں ہے جب میرا اپنے فوت ہوئے اُس نے اسے شوہر کیا اور مارے شرم کے سیرا احوال اُس سے نہ کہا میں جھوٹ نہ کہوں گا مار یا چھوڑ بیت قابوں میں ہوں میں تیرے گواب چیا تو پھر کیا ادا خبر تک کسی نے نہ لگ دم لیا تو پھر کیا اس بات کے سنتے ہی جلد کو رحم آیا اور اُس نے قتل سے باز رہا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ بات باادشاہ پر کھلی کر وہ اُس کا بیٹا ہے تو نے کیوں ماں اور شاہزادی کی فاطر اُس لڑکے کو مجھ سے وہ طلب کرتے اور میں اُس کو اُس کے پاس جیتا زینجاو مکاتوں میں بھی اسی طرح دوسرا کے ہاتھ سے مارا جاؤں گا۔ اسی اندریشہ کو دل میں جگہ فے کر باادشاہ سے عرض کی جہاں پناہِ سلامت اُس کشتنی کو دہاں جا کے ماروں گا جہاں پانی اکانام بھی نہ ہو گا غرف اس بہانے سے وہ اُس کو باادشاہ سے لے کر اپنے گھر گیا اور چھپا رکھا بعد دو دن کے باادشاہ کی جانب میں اُسکے عرض کی عالم پناہِ سلامت اُس کا سر قدم سبارک پر شہزادہ بارے اس بات کے سنتے ہی تھوڑی سی آتشِ غصب باادشاہ کی ٹھنڈی ہوئی پر شاہزادی کا اعتیارِ مدد گیا اور اُس کی کوکھ میں اور بھی محبت کی آگ بھڑکی حسن کلیچ بکر دال تو لبیں رد گئی اکلی کی طرح سے بیکس رہ گئی + بے افتخار ہو گئی سے کہنے لگی یہ کیا ہے اور یہ بیٹا موسا اور صفر خاوز رجھوٹا قندانے کا را ایک دن ایک بڑھیا جو اُس کے محل میں رہتی تھی۔ اُس نے پوچھا لے بی بی اس جوانی پر یہ کس کا غم کھاتی ہے رجو اس طرح سے آٹھویں پرسند پر منہ ڈھانپ سے پڑی رہتی ہے تب اُس نے سارا احوال اُس سے

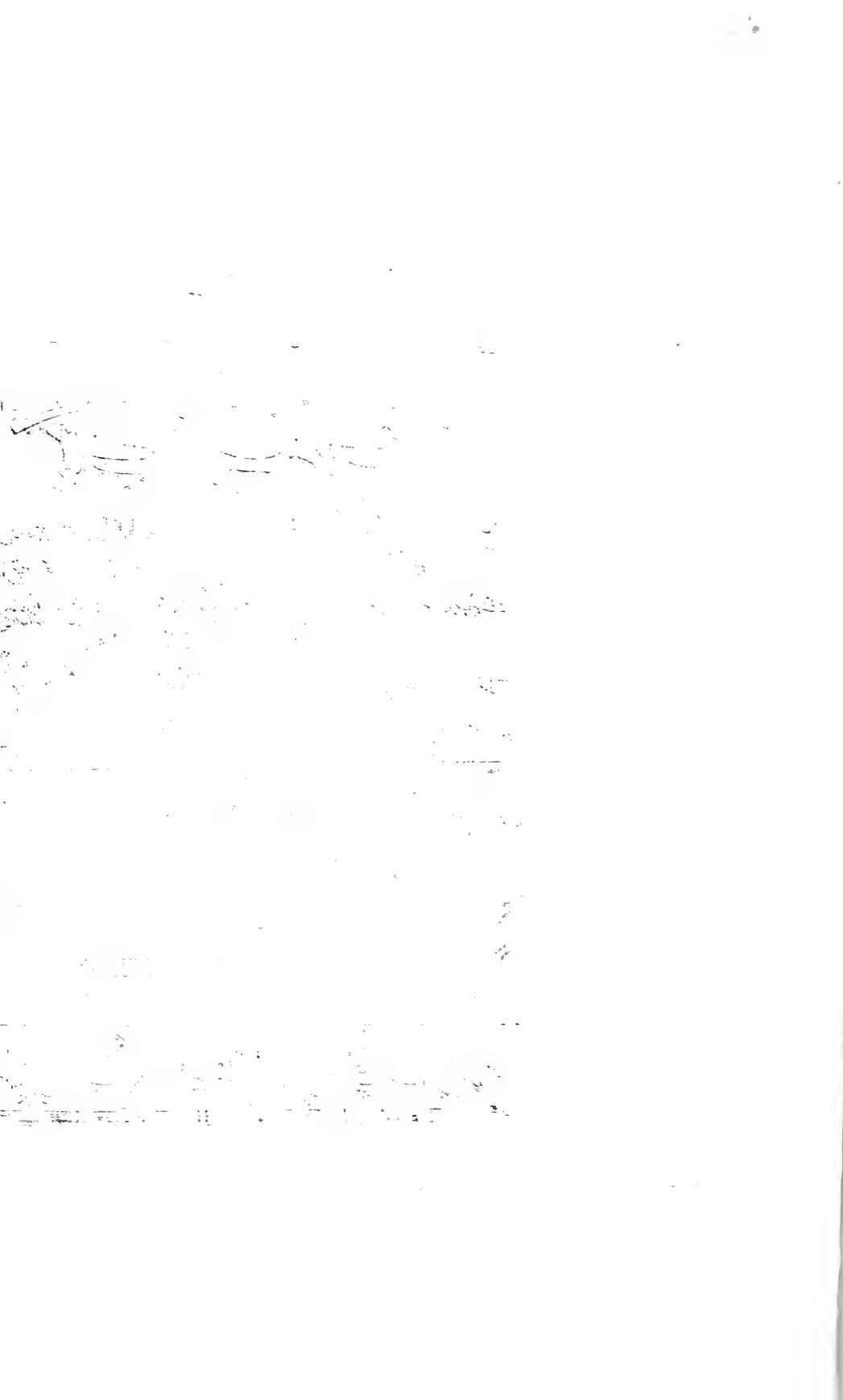
اک ہاکر یہ کہا بجا مجھ پر گزرا اُس نے عرف کی لئے شہزادی خاطر صحیح رکھ میں ایک بہانے سے تیرے بادشاہ کو تجھ پر مہربان کر دوں گی اور محل میں لے آؤ گی شہزادی نے کہا اسے مادر مہربان اگر اس درد کی دو اکٹی گئی تو میں تیرنے دامن و جیب کو جواہر سے بھر دیتی آخ کار ایک دن اُسی پیرزال نے بادشاہ کو تنہاد بھکر لوچھا اسے شہزادی میں تھے کچھ اور دنوں سے آج و بلاد بیکھی ہوں کبھی داری جاہل خیر تو ہے بیت مجھے نہ رکھے خوش مرکار و گار، تری اس جوانی پر بڑھیانشار، بادشاہ نے کہا اسے مایمکھت ہیں وہ درود بے درمان رکھتا ہوں کہ جس کا بیان نہیں کر سکتا۔ چنانچہ وہ درد ہے۔ کہ شہزادی نے روم سے اُس کو بلا بیا کر جس پر عاشق ہوئی تھی اور میں نے اُسے قتل کیا پر شہزادی کو نہیں مار سکتا۔ خدا جانتے یہ بات جھوٹ ہے یا پُغ۔ اور وہ سیری محسوس ہے اگر بے تقدیمیہ بارڈالوں اور بھر جھوٹ نہیں تو بدنامی اور بُعی کی سے فراری غلادہ ہو یہ عقدہ باعث دلبستگی سیری کا ہے یہ بات سنتے ہی وہ پیرزال کہنے لگی کہ بادشاہ سلامت تم اس کی فکر نہ کرو، سیرے پاس ایک ایسا تقویز ہے کہ اسکو سوتے کی چھاتی پر رکھ دو وہ اپناسب جی کا احوال خود بخوبی دے سو وہ نقش میں نہیں لکھ دیتی ہوں تھم شہزادی کے سینے پر دھر دیکھو اُس کے جی میں جو ہمگا سو سب آپ سے آپ کہہ دیں گی بادشاہ نے کہا کہ تقویز جلد لے۔ بڑھیا نے وہ تقویز اُسی گھڑی بادشاہ کو نادبا اور آپ شہزادی کے پاس جا لکر کہا کہ آج تو سر شام سے جھوٹ برٹ سورہ میں اسے لکھ جس وقت بادشاہ سیری چھاتی پر تقویز کو رکھے تو اُس وقت سوتول کی طرح سے جو تیرا اول ٹھیک ہو سو بخوبی کہہ دینا حاصل کلام جب پھر رات گئی۔ بادشاہ نے اُس نقش کو بادشاہزادی کے سینے پر جو نہیں رکھا وہی اُس نے اپنے غلوند سے پہلے فادنڈ کا اور اُس لڑکے کا احوال ایک ایک کہہ دیا بادشاہ نے جو یہ بات سئی اُسے جگا کر نہایت مہربانی کی اور سینے سے لگا کر شہزادی سے کہا جائی کس واسطے یہ راز پہلے ہی مجھ سے نہ کہا وہ تعبار کر بولی ہیں نے کوئی بات چھپائی ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ تیرا سگا بھیٹا نہ کر۔ تو نے غلام کبھی بتلا بات اُس نے آنکھیں بُچی کر کے عرف کی کہ مجھے شرم معلوم ہوتی ہے کہتی کیونکہ یہ سنتے ہی بادشاہ نے اُسی گھڑی اُس جلاد کو بلاؤ کر کہا کہ جلدی اُس لڑکے کو میرے پاس لے آکر مار ڈالا ہے تو اُس کی گود بہان ہے بتلا۔ اُس نے کہا بہان پناہ میں نے اُسے ثعالب نہیں مارا وہ خدا کے فضل سے جیتا جا گتا موجود ہے یہ بات سنتے ہی بادشاہ نہایت خوش بُخرا اور اُسی وقت لڑکے کو بلاؤ کر اُس کی ماں کے وانے کیا اُس نا امید نے لڑکے کو گود میں لے کر درگاہِ الہی میں سجدہ شکر ادا کیا طوطے نے یہ کہا انی

تمام کر کے کہا۔ اے کد بالوں اگر تجھ کو بھی کوئی کام ملک پڑے تو تو بھی اسی طرح سے بیان کرنا خیزاب
جا اور اپنے معشوق سے مل جستہ نے یہ سنتے ہی چاہا کہ اپنے تمیں اُس کے پاس پہنچاوے اتنے
ہیں پوچھئی اور مرغ نے بانگ دی جانا اُسکا اُس روز بھی موقوف رہا تب یہ فرد پڑا ہی اور یو نے بھی گھے
اے سحر یہ لقین ہوا مجھ کو دسل کی ضرب میں اب نہ دیکھوں گی

اطلسیوں و استان آناصیمون کا گھر میں اور مارا جاتا جستہ کا

لتنے میں میمون شوہر اُس کا سفر سے آیا اور مینا کے پنجھے کو خالی دیکھ کر کہنے لگا کہ میری ہینا کہاں اُذ
گئی جستہ کہنے بھی نہ پائی تھی کہ طوٹے نے عرض کی پیر و مرشد ہماری بندگی لیجئے اور آپ ادھر
تشریف لے لیئے اور ہم جو کچھ کہیں آپ اُس پر دہیان لگائیے احوال ہینا اور بی بی جستہ کا مجھ سے
پوچھیے میمون نے کہا کیا کہتا ہے طوٹا یو لا ہینا کو آپ کی بیگم صاحبہ نے گردن مرود کے یار کیوں اسے
مار ڈالا اور مجھے بھی وہی راد دکھایا چاہتی تھیں۔ خدا کے نفل سے میں نے ایک ندہ میرے پے اپنی
جان اور آپ کی بی بی کی عصمت بچائی وہ بیچاری خبر فواہی سے نشار ہو گئی۔ کس واسطے کہ آپ
کی بی بی صاحبہ ایک جان یار کیا انفع اور اُس کے پاس جانا چاہتی تھیں۔ اُس نے بے تائل
نقیعت کر کے منع کیا۔ اس واسطے وہ ماری گئی میں نے حکایت اور داستان میں آجتناک لکھا رکھا۔
اپنی جان بھی بچائی اور اُسکو بھی جانے نہ دیا اب آپ مالک ہیں۔ میمون نے کہا تھا ہے طوطا کہنے
لکھ مجھے اپنے پیدا کرنے والے کی قسم ہے بی بی جی نے ایک نوجوان یار کیا تھا۔ اُسکے واسطے وہ
مرتی تھی اس بات کے سنتے ہی وہ تاب نہ لاسکا ایک ہی تلوار میں جستہ کا کام تمام کیا فقدہ میمون
اور جستہ کا نہ تھام ہوا۔ والدرا علم بالقصوب رحیوث بیج کہنے والا جانے اللہ تعالیٰ نے جیسی یہی
حرمت رکھی ولیسی ہی سب کی رکھے۔

بے ایں سنت شکا اندھے ستر نا بھر ان کرت ب الامور
چوک متی پسجدیو بلڈنگ



درکشان بانضیل کنہرے کو رس

یہ کتاب ایسے گول یہ لئے مفہیم ہے

و پہلے سب اپنے قلم پر کسی بیکار بخیل کرنے یا درکشان پسیں نہ کرو۔ درکشان کا عادی رٹی کا ہمیشے سوچوں میں اور اپنے فارسیں بھیل چیزیں دن کے ماتحت ہے کہ اپنے شپ کا موقعہ بلاستے اور ان کے علم و عمل نہیں قسم کی ہی کر کر۔ درکشان پیشین کے غصہ بیرونی اور

سے خود گیں۔

اُس کا کہ لتا
دھر کر کل گیر درکشان پیشین

ایسی تاریخی کو پڑا سکتا ہے
من مکانی ایسی عحد



بے ایس بیٹت مل گا ٹپڑہ پلہش رو با جان کت پچوچ ک مشی لا ہو

1
2
3
4
5
6
7
8
9

PK
6550
T818
1801